جناب طلحہؓ کی یہ خواہش تھی۔ کہ حضور علیہ السلام انتقال کر جائیں۔ تو میں آپ کی بیوی عائشہؓ سے شادی کروں گا۔

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba

www.sunnilibrary.com

محقق اسلام قاطع رفض و بدعت مناظر اسلام علامہ الحاج

محمد علی علیہ الرحمہ نقشبندی

بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ

بلال گنج لاہور

طعن نمبر (۶)

جناب طلحہ رض کی یہ خواہش تھی۔ کہ حضور علیہ السلام انتقال کر جائیں۔ تو میں آپ کی بیوی عائشہ رض سے شادی کروں گا۔

جاگیرِ فدک، درمنثور کی عبارت ہے۔

وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ قد نزلت فی طلحۃ بن عبید اللہ لانہ قال اذا توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجت عائشۃ رضی اللہ عنہا۔

(جاگیر فدک ص ۳۷۵ ۳۷۶ تصنیف غلام حسین نجفی مطبوعہ لاہور)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:

تمہارے لیے جائز نہیں نبی کو اذیت دینا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ یہ آیت طلحہ بن عبید اللہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ کیونکہ اس نے کہا تھا۔ میں نبی کی موت کے بعد حضرت عائشہ سے شادی کروں گا...... طلحہ صحابی عشرہ مبشرہ سے ہے۔ اور عائشہ محبوبہ رسول ہیں۔ چار یاری مذہب تیرے انصاف کے بھی بلے بلے جو محبوبہ رسول سے حضور کی موت کے بعد شادی کی تمنا کرے اس کو جنت کی بشارت۔

جواب اوّل:

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر الزام دراصل یوں ہوا۔ کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد شادی کرنے کی خواہش کر کے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دینے کی تمنا کی۔ یا "ام المومنین" کے ساتھ انہوں نے شادی کی تمنا کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کا ارادہ کیا۔ حکم یہ تھا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں۔ اور ان سے کسی صورت کسی امتی کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

اس اعتراض میں بھی ایک ماہر مکار کی طرح نجفی نے عام شخص کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے برگشتہ کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ آپ قارئین جانتے ہیں۔ کہ اسلامی احکام یک لخت نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ تدریجاً اترے۔ بہت سی باتیں ابتداء میں جائز و حلال تھیں۔ بعد میں ان کو ناجائز

marfat.com

Marfat.com

حرام قرار دے دیا گیا۔ اب ایک حکم کے اترنے سے قبل اگر اس کے خلاف ہوتا رہا۔ تو وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کے زمرے میں ہرگز نہیں آتا۔ جیسا کہ شراب اور سودی کاروبار بلکہ بعض محرمات کے ساتھ نکاح وغیرہ۔ اب حضرت طلحہ کی تمنا اور خواہش کی طرف آئیے۔ اس تمنا پر اعتراض یہی تھا کہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء ہوتی ہے۔ اور ایذاء اس لیے کہ اس تمنا میں اللہ کے حکم سے سرتابی تھی۔ یہ اعتراض تب درست ہو سکتا ہے۔ جب یہ تمنا آیت وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابدا۔ کے نازل ہونے کے بعد کی ہو۔ اور اگر اس حکم کے نزول سے قبل یہ تمنا تھی۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرتابی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان دونوں احتمالات میں سے مؤخر الذکر (یعنی نزول آیت سے قبل یہ تمنا کی ہو۔) احتمال کی مفسرین کرام نے ترجیح و تصدیق کی ہے۔ اسی لیے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اس تمنا کی وجہ سے اگرچہ اس پر گرفت نہ تھی۔ پھر بھی ندامت کا اظہار فرمایا۔ جیسا کہ درج ذیل حوالہ میں اس کا واضح ثبوت ہے۔

تفسیر قرطبی:

لو توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتزوجت عائشة وهی بنت عمی قال مقاتل هو طلحة بن عبید اللہ قال ابن عباس و ندم هذا الرجل علی ما حدث به فی نفسه فمشی الی مكة علی رجلیه وحمل علی عشرة

marfat.com

Marfat.com

افراس فی سبیل اللہ و اعتق رقیقا فکفر اللہ عنہ۔

(تفسیر قرطبی جلد ۱۴ ص ۲۲۸ سورہ احزاب مطبوعہ قاہرہ طبع جدید)

ترجمہ:

اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے۔ تو میں عائشہ سے شادی کروں گا۔ کیونکہ وہ میری چچازاد بہن ہے۔ مقاتل کہتے ہیں کہ یہ بات کہنے والے طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کا کہنا ہے۔ کہ یہ شخص اپنی اس تمنا پر نادم ہوا۔ اور اس ندامت کی وجہ سے پاپیادہ مکہ میں حاضر ہوا۔ اور دس گھوڑے غازیوں کے لیے وقف کر دیئے۔ اور ایک غلام آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ کفارہ منظور کر لیا۔

کس قدر واضح بات ہے۔ کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اس تمنا پر نادم ہوئے۔ اور اس غلط تمنا پر (جو بعد میں غلط معلوم ہوئی) دس گھوڑے اور ایک غلام فی سبیل اللہ عطاء کیے۔ ابن عباس ان کی توبہ کی یا ان کے ہدیہ کی قبولیت کی گواہی دیں۔ اور نجفی اس تمنا پر انہیں عشرہ مبشرہ میں داخل ہوتے دیکھ کر مرتا جائے۔ اور انہیں جنتی ہونے کا اسے شدید دکھ کھاتا جائے۔

جواب دوم:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد شادی کی تمنا کیا بالاتفاق حضرت طلحہ نے کی تھی۔ اسی تفسیر

marfat.com
Marfat.com

قرطبی میں اس کے خلاف یہ مذکور ہے۔ کہ یہ تمنا کرنے والا ایک "منافق" تھا۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔

تفسیر قرطبی:

قلت وکذا حکی النحاس عن معمر انه طلحة ولا یصح قال ابن عطیة لله در ابن عباس و هذا عندی لا یصح علی طلحة بن عبید الله قال شیخنا الامام ابو العباس وقد حکی هذا القول عن بعض فضلاء الصحابة وحاشاهم عن مثله والکذب فی نقله وانما یلیق نقل هذا القول بالمنافقین الجهال یروی ان رجلا من المنافقین قال حین تزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم ام سلمة بعد ابی سلمه وحفصه بعد خنیس بن حذافه ما بال محمد یتزوج نساءنا والله لو قد مات لاجلنا السهام علی نسائه فنزلت الایة فی هذا فحرم الله نکاح ازواجه من بعده وجعل لهن حکم الامهات و هذا من خصائصه تمیزا لشرفه وتنبیها علی مرتبته صلی الله علیه وسلم۔

(تفسیر قرطبی جلد ۱۴ ص ۲۲۹ مطبوعہ قاہرہ طبع جدید)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:

صاحب تفسیر قرطبی محمد بن احمد انصاری کہتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی سے آپ کی وفات کے بعد نکاح کرنے کی خواہش کے بارے میں نحاس نے جناب معمر سے حکایت کی کہ یہ شخص "طلحہ" تھا۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ ابن عطیہ کہتے ہیں۔ اللہ ابن عباس کو خوش رکھے۔ میرے نزدیک یہ بات درست نہیں۔ کہ ایسی تمنا جناب طلحہ نے کی ہو۔ ہمارے شیخ الامام ابوالعباس فرماتے ہیں۔ کہ اس قول کی حکایت کرنے والے بعض بزرگ صحابہ بھی ہیں۔ خدا کی قسم! ان بزرگوں سے ایسی بات منقول نہیں ہو سکتی ہاں نقل میں جھوٹ ہو سکتا ہے۔ البتہ اس قول کا جاہل منافقوں سے منقول ہونا قابل تسلیم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چنانچہ مروی ہے۔ کہ ایک منافق نے اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسلمہ کے بعد ام سلمہ سے شادی کی اور خنیس بن حذافہ کے بعد سیدہ حفصہ سے نکاح کیا۔ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھئے۔ کیسا آدمی ہے۔ ہماری عورتوں سے شادی کرتا چلا جا رہا ہے۔ خدا کی قسم! اگر اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی بیویوں میں ہمارا حصہ بھی ہو گا۔ اس منافق کے اس ارادے اور قول پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا نکاح آپ کے بعد کسی کے لیے کرنا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا۔ اور انہیں حقیقی ماں کا حکم دے دیا۔ اور یہ بات بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

کے خصائص میں سے ہے۔ کیونکہ آپ کی شرافت کو ممتاز کرنے کی یہ صورت بنتی ہے۔ اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت ہونے کی تنبیہ بھی موجود ہے۔

خلاصہ کلام:

نجفی اینڈ کمپنی نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کہ کسی نہ کسی طرح صحابی رسول سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ پر الزام ثابت کر کے ان کے مقام و مرتبہ کو عوام کے سامنے گرایا جائے۔ اور عشرہ مبشرہ میں سے ان کو خارج کر کے دم لیا جائے۔ لیکن "جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے" کے مصداق چاند کی طرف تھوکنے والے کے اپنے منہ پر تھوک پڑتی ہے۔ اول تو یہ واقعہ حضرت طلحہ کے متعلق ہو ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ صاحب تفسیر قرطبی نے اپنے شیخ سے ذکر کیا۔ بلکہ کسی منافق اور صحابہ کے دشمن کا کام نظر آتا ہے۔ اور اگر بالفرض حضرت طلحہ نے تمنا کی بھی تھی۔ تو آیت حرمت نازل ہونے سے قبل تھی۔ جو گرفت سے پاک ہے۔ پھر اس کے باوجود آپ نے اس پر ندامت کا اظہار بھی فرمایا۔ ان تمام حقائق سے (جو تفسیر قرطبی کے اندر ہی موجود ہیں) چشم پوشی کرتے ہوئے سوّر کی طرح اپنے مطلب کی طرف سیدھا دوڑتے جانا کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہوتا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

marfat.com

Marfat.com

WWW.SUNNILIBRARY.COM
دفاع صحابہ ورد رافضیت
علماء اہل سنت کی تحقیقی کتب
فری ڈاؤن لوڈ
آن لائن پڑھیں۔